سوال

(506) کیا قربانی کا جانور بیچ کر اُس سے اچھا جانور خریدا جا سکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کو قربانی کا جانور خریدے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ گزر گیا۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ یہ جانور بیچ کر اس کی قیمت میں کچھ رقم اور ملا کر ایک اعلیٰ قسم کا بکرا خرید کر قربانی کیا جائے لہٰذا بکرا فروخت کر دیا گیا۔ بعد میں دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ قربانی کا جانور بیچنا درست نہ ہے۔ لہٰذا سودا پھر واپس کروایا گیا۔

الف۔ کیا قربانی کا جانور بیچ کر اُس سے اچھا جانور خریدا جا سکتا ہے ؟

ب۔ جب کہ یہ بیع لاعلمی میں ہوئی۔ کیونکہ ارادہ صرف اس سے اچھا جانور خریدنے کا تھا۔

ج۔ اگر خریدار بیع واپس نہ کرتا تو؟

د۔ اب جب کہ زید کو اپنا جانور واپس مل گیا ہے وہی قربانی کےلیے کافی ہے یا جس اعلیٰ جانور کا وہ ارادہ کر چکا ہے اُسے بھی وہ خرید کر قربانی کرے ؟ (سائل : رانا محمد اقبال۔ساہیوال) (۲۵اگست ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کا جانور بہتر جانور کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے :

’عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی الْأُضْحِیَّةَ أَوِ الْبَدَنَةَ فَیَبِیعُهَا وَیَشْتَرِی أَسْمَنَ مِنْهَا، فَذَكَرَ رُخْصَةً۔‘ (المعجم الاوسط، للطبرانی، رقم :۱۹۶۷)

’’اس آدمی کے بارے میں (سوال ہوا) جو قربانی کا جانور فروخت کرکے بہتر جانور خریدنا چاہے تو فرمایا اس کی اجازت ہے۔ اس روایت کو طبرانی نے ’’اوسط‘‘ میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا اس روایت کے سب راوی ثقہ ہیں۔‘‘

اس کی تائید ترمذی اور ابوداؤد کی بھی بعض روایات سے ہوتی ہے لیکن ان میں کچھ کلام ہے۔ یہی مسلک امام احمد، عطائ، مجاہد، عکرمہ، مالک، محمد بن حسن، اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا ہے۔

''مختصر الخرقی'' میں ہے :

'وَیَجُوزُ اَن تُبَدَّلَ الاُضحِیَةِ اِذَا اَوجبهاءِ بِخَیرٍ مِّنهَا' (مسئلہ رقم : ۱۷۶۲)

''قربانی کے واجب کے ہونے کے بعد اس سے بہتر جانور کے ساتھ تبدیلی جائز ہے۔''

تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو : ''مرعاۃ المفاتیح'' (۲/۳۶۸) بایں صورت (ب، ج، اور د) کے جوابات کی ضرورت نہیں رہتی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب الصوم : صفحہ : 381

محدث فتویٰ